
AKHBAR
OUDH PUNCH
جلد ہشتم
Volume. VIII
1923
LUCKNOW
۱۹۲۳
اودھ پنچ
अखबार
अवध पंच
लखनऊ
مطبع ممتاز المطابع وکٹوریا اسٹریٹ لکھنؤ سے باہتمام حکیم محمد ممتاز حسین چھپکر شائع ہوا۔

جلد ۹ — نمبر ۷

مضامین غیر

مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۲۳ء

خیالات اہل اعتدال

ہند والوں کو جو اب ہے کہ سوراج کا عشق
ان سے انگریز ہیں بیزار یہ ان سے بیزار
دن کو آرام نہ لیتے ہیں نہ شب بھر انہیں چین
کل خمیازہ سے غرض رکھتے ہیں یہ بادہ خوار
خوراں کا ہے سر جو گر چیلوں کی چلوس
کاؤں کاؤں انکی زمیں پر ہے کہ کوئی گنوار
کچھ عجب حال ہے سوراج کے مشتاقوں کا
نہ مروت ہے کسی کی نہ ادب ہے زنہار
رنگ کیسے ہیں تماشا یہ آ سکے گا نظر
کیسے کھدر کے ہیں سب سر سے لگا تا بہ ازار
خواہش سوت ہے یاں کہ نہ ہو خشن کا خیال
بیٹھ ہاتھوں میں کسی کے ہو نہ ہو منہ میں سگار
سب ہیں دلدادۂ سوراج مسلمان و ہنود
کوئی تسبیح پہ ہے کوئی فدائے زنار
علم ہے انہیں مطلب نہ غرض کچھ ہے
فیصلہ یا جج پہ ہوئے انگریز پہ غبار
انکی دولت کا پتہ دیتی ہے فاقہ مستی
عشق میں پیٹ بھی بھرتے ہیں کوئے دیکھے وہ کا
یہ تو حالات ہے ورنہ سب ہے سوراج کا عشق
کہتے ہیں کہ جانتے ہو ہیں راج گزار
بیوقوف اتنا کو بھیں کہ ہے ریخ گیا کا حد
ابھی کر دے گا جہانوں سے بموں کی بوچھار
الغرض جب نہ چلا بس کوئی مجنونوں کا
ان کا یہ حال دیکھا ہے تو ہو کر ناچار
بیٹھ اب ترک موالات کی لے چل پھر بھی جا کر
شاید اس چال سے سوراج سے ہو جائیں دو چار
دو دھرم دھر سوراج سے سب تک کر رہیں
رب تحریک سے بینگ ہے ہر ایک شخص تیار
نام سوراج کا لے لے کے چلا ؤ چرخا
تاکہ ہو جائیں کمندیں پہ اعدا تیار
دوستی ہند و مسلم کی دکھائے وہ اثر
غیر دیکھے تو اسی وقت سے دہشت ہار
کانگریس ایسی گیا ہیں جو سبعہ عزت کا نشان
جس کی رفعت کا کریں چرخ پہ چرچے اقرار
مرد و زن پیر و جواں سب ہیں سول نافرمان
ہے قانوں کی تو قیر نہ عزت نہ وقار
ماڈریٹوں کو نکالیں کہ وہ ہیں دشمن ملک
کونسلوں پہ ہے تخریب کریں دخل اکبار
ہیں پھر اس پہ بھی غیروں کی طرف ہوا گیر
لینے سوراج کے دینے میں کریں وہ انکار
پھر وہ ہر سینگ سمائے وہ پکڑ لو رستہ
ہر طرح ہے گرو غیر سے جو تی بیزار
لارڈ ریڈنگ کے کانوں میں جو پہونچی یہ بھنک
کیا آپ نے تقریر میں اپنی اظہار
ہم دکھا دینگے مزا ان کو بہ زور قوت
باز اس ہٹ سے اگر آئے نہ وہ نا ہنجار
لیکن آپس ہی میں یہ لوگ کٹے مرتے ہیں
پھر عبث قبل اجل رونے لگیں زار ہیں یار
حال اس مجلس اعیان کا ہے پورپ کے لیے
ہندیوں کو نہیں یہ حق کہ کریں استفسار
ہاں یہ سکنے میں نہیں عذر کہ اب کرزن نے
ادا اک دام زبردست کیا ہے تیار
پھنس گئے جس میں جوامریکہ والے و فرانس
کیا عجب میاں میں جست بھی سکیں پھر ٹوکا
لیکن انکی ہے وہ گاڑی تو ابھی اوسل ہیں
چل کو دیکھیے اور دیکھیے اس چل کی دھار
بزم لوزان میں جو انصاف نہیں ہو رہی ہیں
سب کی صورت یہ بنی ہے غضب کی پھٹکار
رنگین جھالا واڑی نسیم حسرت
نیرنگ کاکوروی

غزل فرہاد جہلی

ساقی پی تو اس نے مستی میں تو ہزار
تو دے غریب ساقی کے کتھر ہزار ہا
یہ عشق ہے کہ منہ نہیں موڑتا ہے یار سے
عشاق اگرچہ کھاتے ہیں تھپڑ ہزار ہا
عشاق آہ و زاریاں کرتے ہیں ہجر میں
بالوں میں دست میں گیند دھتر ہزار ہا
مجنون عشق بادیہ پیما ہیں جس طرح
خانہ بدوش پھرتے ہیں کنجڑ ہزار ہا
صد حیف ان کے گیع عشاق اس طرح
صحرا میں جیسے لگتے ہیں کھڑ ہزار ہا
راہیں جو انکو پیر لگے کی بھی نہیں خبر
خدمت گر در یار میں ہو بھڑ ہزار ہا
میدان امتحاں میں نقطہ قیس ہی رہا
باقی دکھا کے چل دیے ہے چو ... ہزار ہا
قصاب عاشقوں کا نہ ان سا کوئی ہوا
دنیا میں دیکھو ڈھونڈنے میں بوچڑ ہزار ہا
پوچھے یہ کوئی قیس سے کیا کام ہوا
پیلے جو وہ عشق میں پاپڑ ہزار ہا
سل مذاق جسیں ہوں وہ دل جوش غم
فرہاد یوں تو ہونے میں گوگڑ ہزار ہا

غزل

کسرا تھا وہ اوج وہ مسکن کہاں گیا
وہ تخت وہ تاج وہ قصر وہ تین کہاں گیا
بس دو گھڑی کے واسطے تھیں شہر آشیاں
موتی برابر ہو دی نا گہن کہاں گیا
باغ جہاں میں کل جو کہا تھے خس پہ
ان گلعذار کا آج وہ جوبن کہاں گیا
کل میرا چمن میں رنگ جما آئی تھی بہار
آج وہ خزاں کہ وہ گلشن کہاں گیا
وہ خواں میں کر گئے ہو روز کے خندہ
وہ نکل گیا جو سب وہ نشیمن کہاں گیا
پھر کام ... زیر زمیں پیدا نشان
محا ... تر وہ گنج وہ مخزن کہاں گیا

سب پوچھتے ہوئے تھکا جب راہِ گلستاں
ہیئت پہ کیا گذر گئی وہ فن کہاں گیا
رونق کا نیا طلسم ہے اس بست و در میں
وہ بستیاں کدھر گئیں وہ بن کہاں گیا
رونق تھی ہائے دہر کی جن سے بنا ہوئے
وہ سرو قد کدھر ہیں وہ گلشن کہاں گیا
کل تک تھے کھیل کود کے دن آج یاد میں
بتلائیے تو آج وہ بچپن کہاں گیا

ادب کا ڈاکو

خود غلط دفتر غلط املا غلط انشا غلط

اُردو زبان پہ شکری کہہ کر ہر قرن میں ختم ہوتے رہے ہیں۔ حصہ ہمارا ریلوے تو ہم ریلوے والے نے ایسی پٹری بدل دی کہ کہیں سے پتا ملتا ہی نہیں جب اس قوم کے افراد میں گفتگو ہوتے دیکھیے گا تو جی۔ آئی۔ پی۔ اور آر۔ کے آر اور بی این۔ ڈبلیو۔ آر میں کوئی تمیز باقی نہ رہے گی۔ اے۔ بی۔ سی۔ ڈی سے لے کر انتہائے قابلیت تک پڑھے پڑھائے جتنے الفاظ یاد ہیں یا قوت حافظہ نے گارڈ صاحب سے سن کر دماغ کے بنک میں جمع کر رکھے ہیں وہ سب بے ہنگم انجن کے بیکار پانی کی طرح اگل دیے جائیں گے۔ مثلاً ہم ایک ورکشاپ سے سپیل ٹرین میں ۱ بجے گئے وہاں کی مارکیٹ میں ایک فرینڈ سے ملاقات ہوئی انکے پاس بزنس کے متعلق کچھ نوٹس (notes) تھے اُن کو ہم نے پروف کیا وغیرہ وغیرہ۔

اُردو زبان کے دشمن کرنے والے ہیں آخر اب اور کیا چاہتے ہیں۔ وہ ادبی نحوی قیود جن کی وجہ سے ہر کس و ناکس کا قلم اس آزادی و روانی سے نہیں چل سکتا تھا جیسے پنجاب میل تو وہ کس طرح دار اخبارات (اخبار) کی کثرت نے مٹا دیں کسی زمانے میں اخبار زبان کی کسوٹی تھا ایڈیٹر کو قابل اور ادیب ہونے کی ضرورت تھی۔ مگر زمانہ حال کی صنعت و حرفت کی ترقی نے ایسی مشین تیار کر دی کہ تانبا پیتل۔ رانگہ گلٹ، گنگسٹن وغیرہ جو کچھ ڈال دیجیے وہ سب ڈھل کر تیار ہو جائے گا نہ صرف و نحو کی ضرورت نہ معنی بیان و ادب کی حاجت۔ نہ تذکیر کے شکریے نہ تانیث کی خندق دشوار تسبیح کے کمانچے ذکر ادا کی ناہموار ٹیلی حائل۔ توسن بے خیالی کی ننگی پیٹھ پر سوار قلم کے چابک سے ہانکئے نہایت آزادی سے بیدھڑک گلگشت اڑاتے چلے جائیے نہ اڑنے کا خوف نہ گرنے کا کھٹکا۔

ہماری خوش قسمتی سے سہارنپور میں بھی انہیں صفات کا ایک انجمن عبارت آرائی کے دعویں اتر آیا ہے اور تذکیر و تانیث کے نشیب و فراز کو ایک ہی اسپیڈ سے طے کرتا ہے۔ مشتے نمونہ از خروارے یہ

ایڈیٹر صاحب ۱۵ نومبر ۱۹۵۳ء کے سہارنپور اخبار صفحہ ۲ کالم ۱ سطر ۶ میں تحریر فرماتے ہیں کہ "مزروعات کی جانچ پڑتال کیا" معلوم ہوا کہ ہمارے موصوف کی علمی بارگاہ میں جانچ بھی مونث ہے اور پڑتال بھی۔ خوش نصیبی تو تحت ضرور ہے۔ موصوف نے زبان اُردو کی بیٹھے کے استرے سے حجامت بنا کر بالکل کرزن فیشن کر دیا۔ چاہے سایہ پہن کر لیڈی بن جائیے خواہ کوٹ پتلون ڈاٹ کر جنٹلمین بنیے یا دکالت کرے۔ ہمارے ایڈیٹر صاحب کا پہاڑی ٹٹو جب کھیلیں کرنے پر آجاتا ہے تو میاں ان قرطاس میں سوا کاوے ابھرن کے نشانات کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ ع

زباں بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجے دہن بگڑا

یہ تو سادہ نثر کی بگڑی ہوئی زلفیں تھیں اگر نظم ملاحظہ فرمائیے تو کسی نوجوان سالہ پنشن یافتہ معشوق کی زلف پریشاں سے کم الجھی ہوئی نہ پائیے گا۔ جس کی ہر ادا قبر میں پاؤں لٹکائے گرد و جوار میں فدا ہونے کو تیار ہے۔ ہر مصرع جریب سے پیمائش کیا ہوا اکیل میں بشک سر دے کے محکمہ کی ضرورت نہیں۔ شاید ہمارے موصوف ٹکے کی ناپ کا حساب بلحاظ آسانی پسند فرماتے ہیں اور موصوف علاوہ ادیب ہونے کے علم عروض میں بھی علامہ سے کہیں زیادہ ماہر ثابت ہوئے۔ کیسا ہی موزوں شعر ہو مگر اسکو ڈھنگ کر دلی کے پیل کی طرح بٹھا دیں گے۔ اور ممکن ہے کہ موصوف کا یہ بھی خیال ہو کہ فلسفہ کا وزن و تقطیع وغیرہ کی بندیاں دفع کر کے شعرا کو بالکل آزاد کر دیں۔ تھینکس۔

مثلاً ملاحظہ ہو سہارنپور اخبار مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۵۳ء صفحہ ۲ کالم ۲ سطر ۲ تحریر ہے کہ۔ ع خواب تھا دیکھا جو سنا افسانہ تھا۔ مصرعہ ثانیہ میں درمیان کے الفاظ بغرض اختصار شاید نکال دیے ورنہ ممکن تھا کہ مضمون ؟ الو کمی کا فرنس ؟ زیادہ طولانی ہو جاتا۔

اس وقت نظم و نثر کی غلطیوں کا زیادہ لکھنا خالی از طوالت نہیں۔ ہاں بوقت ضرورت ہر اخبار کی جداگانہ فرد انتخاب میں بے مبالغہ کئی فرلانگ تک غلطیوں کی سڑک بنائی جا سکتی ہے۔ افسوس کہ کارکنان مطبع اپنی کارگزاریوں سے صفحات اخبار کو بلاٹنگ پیپر کا نمونہ بنا کر شکستہ و خط غبار کی پڑھنے والی ماہر نظروں کو بھی مطالعہ اخبار سے عاجز قاصر رکھتے ہیں ورنہ نکتہ سنجان مضامین کو زیادہ کامیابی کا موقع مل سکتا ہے۔

طرہ یہ ہے کہ موصوف کسی نامہ نگار کی شرکت یا مدد کی بھی پروا نہیں کرتے۔ بقول ع

ہم کوزہ و ہم کوزہ گر و ہم گل کوزہ

تنہا آپ ہی دکان سجائے بیٹھے۔ سیلابی امداد اور اس کا صحیح خرچ۔ حکام کی کارگزاریاں وغیرہ وغیرہ سے صفحات اخبار کو سیاہ رنگ کر چھوڑ دیا اور مضامین کو چند روز کے بعد چھاپا کرتے ہیں ؎

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملا
کار طفلاں تمام خواہد شد

راقم —

رباعیات

دعا خیر

من ہندیم و ہند وطن است دائم
گر جسم وطن بود مرادِ جانم
برداشتہ ام بدرگہت دستِ دعا
آزاد بماند از خزاں بستانم

داری از عرش ہم تو عالی درگاہ
اے گلشنِ ہستی بنہالت پر کاہ
یک ذرہ ز نور پیش تو این خورد ماہ
می جویم و میدانم و خوش میگویم
داری از عرش ہم تو عالی درگاہ

حق پیشہ کن

حق را حق دان و کوش در حق اے دل
نا راست روی گر اطلے پائے بگل
کے درد جہان ز راستی ہیچ بہ است
حق پیشہ کن و بہ بین حقیقت حاصل

سینہ سپر شو

عاشق باشی و عشق را خام کنی
تا کے ایں حملہ ہائے ناکام کنی
مردانہ بتیغ سینہ سپر در شو بدان
بد نامی خویش ملت از نام کنی

ہیچ وسواس مکن

در کار بکوش ہیچ وسواس مکن
اے حلقہ بگوش ہیچ وسواس مکن
بیں نیک و بد و خود و برہ پویان شو
می باش بہوش ہیچ وسواس مکن

پویان باشید

اے راست روان قوم پویان باشید
بہبودی خویش و غیر جویان باشید
چنداں کہ ستم رسد ز دور گردوں
انگیز کناں چو راست گویاں باشید
— از بہر وطن چو سر فروشاں می باش
از صدق دلی بکار کوشاں می باش
خاموش بیکے نگاہ و خروشاں می باش
بہر بندہ ایں سخن دوراں جاں گسل
از بہر وطن چو سر فروشاں می باش
— ہندی نعیم

رباعی بسنت

میں نے کہا کہ کچھ مری تم کو خبر بھی ہے
بولے کہ مضطرب تو ہمارا جگر بھی ہے
پوچھا جو آج آئے نہ پھر اس کی کیا وجہ
بولے کہ کچھ بسنت کی تم کو خبر بھی ہے

رباعی ہندی و فارسی

اک روز گذر کردم در کوئے صنم۔ ناگے
او جانب من دید و سوئے جانب من۔ تاکے
خندید بمن گفتہ کے عاشق بیا کے
من سجدہ ادا کردم۔ چو مار گوفر پاکے
ناتھ بیرانی

غزل بر محل بانالۂ دل

خدا سمجھے بہت بیداد گر سے
نکالا ہم کو اس نے اپنے گھر سے
یہ خوبی تھی مری قسمت کی افسوس
نہ نکلا کام کچھ بھی سیم و زر سے
مری باتوں پہ ظالم مسکرا کر
یہ بولا ہیں نالے بے اثر سے
منادی دے رہے ہیں وہ ہر اک باب
نہ جانے کوئی میرے رہ گزر سے
جیسے چاہا وہ نکلا بے وفا آہ
نہ کیونکر خون ان آنکھوں سے برسے
کہا جبرئیل نے یونان سے یہ
اُلٹ دوں گا یہ خطہ اپنے پر سے
تنے ہیں لیڈران قوم باہم
گیا میں نفس امارہ کے شر سے
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی
نہ نکلا کام کچھ بھی کار گر سے

کوئی کہتا ہے جاؤ کونسلوں میں
رزو لیشن لکھو تم آب زر سے
کوئی کہتا ہے ہاں دیکھو نہ جانا
بچو اشرار کے ہر زیر و شر سے
پڑی نفسا نفسی میں کا نگرس جب
تو نکلے قوم کیونکر اس بھنور سے
جناب محتسب بھی وعظ میں تھے
سجے تھے دم کی پگڑی اپنے سر سے
اُٹھی غنچۂ اُمید بکٹ سے
بجائے گولی طلب اخروٹ بوسے
چھپیں ہا بی کشمش ادھر ہنسا چھوہارا
جناب اخروٹ خاں صاحب کے ڈر سے
سُنا ہے ناقہ لیلےٰ چھپے گا
حرم میں اب میاں مجنوں کے ڈر سے
قلم تک فتح رہین منکس ہے اب
لکھی ہیں یہ غزل مرغی کے پر سے
راقم

فتح نفتح فتحاً فہو فاتح

بقیہ

مولانا ادعتریم خاں علیہ الرحمۃ والغفران

اکالیوں کی برداشت کا راز

صرف

ہر ہم جو جہاد و قوت مردی ہے
یہ حاصل کرنے کے لیے ہم سے رجوع کریں۔
مختصر فہرست ذیل میں ملاحظہ کیجیے۔ قیمت
(۱) نامردی سرعت انزال جریان الحلیق کا مخرب علاج ۔۔۔ ۱۰
(۲) آتشک سوزاک کی دوائی جس سے ایک ہی
دن میں شفا ہوتی ہے ۔۔۔ پانچ روپیہ
(۳) اولاد نا ہونے سے نر تبدیل کرنے کے لیے مفصل
حالات تحریر کرو۔ معہ ڈاک ٹکٹ رسال کیجیے۔
(۴) اتھوں سپھر جوڑ کی گولیاں ۔۔۔ پانچ روپیہ
(۵) سرمہ اکسیر چشم اسکے استعمال سے عینک
کی عادت ترک ہو جاتی ہے فی تولہ ۔۔۔ دو روپیہ
(۶) ہر قسم کا کشتہ بنانے اور جڑی بوٹی کی
ترکیب و درد پیچ فی کشتہ پانچ روپیہ
(۷) کشتہ جات و جواہرات ہر قسم کے برائے فروخت موجود ہیں
المشتہر: حکیم پیر رشید عالم مقام ... ضلع امرتسر (پنجاب)

بدل چال چکر

حضرت پنچ - گراں دستی - کوتاہ قلمی - فراموشی - دیر کا جھمیلا ہو جاتا ہے الزام لگتا ہے۔ مگر میں تو اب بھی پورا کر دکھاؤں گا۔ آپ عمر سے پرانے لکیر کے فقیر اپنی وضع کو چھوڑتے نہیں۔ اور بندہ حضرت سرخوش کا معتقد۔ جب تک نئے الفاظ میں خامہ فرسائی ہیچ ہے۔ یہ دونوں غزلیں چار سال خدمت میں حضرت سرخوش کے محاورہ یا اصطلاح کے مطابق در خدمت بھیجی ہیں عنوان مندرجہ بالا سے آپ چکرائیے نہیں۔ میں نظم کو بدل چکر لیتے جدید سڑک کے موڑ پر لایا ہوں چونکہ سر قدیم تھا لہذا متروکات سرخوش میں شامل کر کے بجائے اُسکے بدل چال چکر شروع کیا گیا ہے کہ اس جدت آفرینی سے حضرت سرخوش بہت خوش ہوں گے۔ اور اپنے ارادتمندوں کے زمرہ میں والسابقون السابقون کو متذکرہ فرمائیں گے۔

غزل

کیا کہیں گے میرے شکووں کا جواب
آں جناب کوئی نہیں بنتا جواب
حال دل کس سے کہیں اب تو بتلاؤ
تو کہیں دیتا نہیں سیدھا جواب
کارخانے بند لندن کے ہوئے
ہے مشینوں کا مرے چرخا جواب
سب یہ انگلی سے نہیں ملتا ہے تھی
اس کو دنیا چاہیے تیرا جواب
ساری دنیا کو تعجب ہو گیا
دام اُن کو جب دیا دل کا جواب
جان نثاری کا صلہ اچھا دیا
جس جگہ سے مل گیا سوکھا جواب
مس نے شاہد کا عجب نقشہ کھینچا
دے نہیں سکتا ہے وہ اُسکا جواب

دیگر

میں جو شکوہ کیا ہے میں کس قدر نایاب
پھر لے کے بیٹھ پکڑ ہے ... [illegible]

سو سو طرح سے لوٹ لیا تونے راہزن
کیا کیا ہوئے ہیں دیکھ کے تجھ سے دل و زر خراب
ہم کو خراب کر کے ستمگر ہٹ گیا
ابلیس کا دماغ ہوا سر بسر خراب
صد شکر انحطاط میں ہے اختر عدو
اچھا کوئی بھی کام کرے ہو مگر خراب
دیکھا اچھا ایک بھی سنگادمی کو خواب میں
افراط خوف سے ہوا تا سحر خراب
امن و امان ہند میں نقشہ محال ہے
ڈالا ہے ظالموں نے دلوں پر اثر خراب

داغ

ن بتی جھالاواڑی از [illegible]

حضرت طاعون کا ڈیرا

یعنی

نیوان میں عزرائیل شاہ کا پھیرا

میاں طاعون خاں بھی اپنے وقت کے نمرود ہیں۔ کہانی والے پتّے کی طرح شمشیر شاہ کی کوٹھی میں مینڈک جوتا ہے نہیں۔ قریب جا کر ہوا اور بولا یا۔ پکڑی کے چپراسی دل فیر پر جرأت کر کے قبضہ کرتے ہیں آپ جان پر فرق فرماتے ہیں۔ چنانچہ بالفعل قصبہ نیوان پر آپ نے چڑھائی فرمائی ہے۔ چوہوں کی تنہائی ہوئی فوج ہراول آپ کے ہمراہ رکاب ہے۔ خلق خدا کی ملک بادشاہ کا حکم ہوا کہ بستی نو خالی ہو گی بھاؤ کا کہ آجکل بدولت و اقبال کی تخفیف منظور ہے لہذا فوراً کے ساتھ کھانے والے بھی رخصت میں آتے جاتے ہیں۔ اور جو ڈرتے ہیں ادھر ادھر بھاگ جاتے ہیں ایک وہ بھی خدا کی پناہ سنبھلے ہیں مگر سنگ سائے بجا کہ کوئی تاب ہے جاؤ دانے بچا جوخوش عبدالصبور کیب کر کرفتہ اٹھا دیتا ہے کہ اگر ہتھکی قسمت کا سنبھلنا ہے کہ جس کی جوشی جمیں میں عقل کی بات دیکھیں اقبال کو خدا کے اقبال پر عمل اسباب گھر میں بیٹھے نہیں لگیں مشکل سے وہ کا ذرا بچنے وہ

دیکھتی رہتے گذرتے اور آج تک تن تنہا پڑے ہوتے تھے۔ بعض مکانوں میں آگ لگادی مکانوں میں بھی آگ کی گرمی ہے والوں میں بھی۔ اور اس پر بلا کا تو ستم ہی ہے۔

مزہ یہ ہے کہ حضرت جن جاتے ہر گھر میں جان ہو جاتی ہے مثل مشہور ہے۔ ایک جان دوسرے ارمان پشیمانی جس سے دن بہ دن جان پر قصد آتے جاتے ہیں۔ یہ حضرت دو دو مہینے جان پر نازل رہتے ہیں یوں تو تمام جسم پر آپ کا عمل دخل ہے کہیں بغل اور کہیں گردن کا مکان خاص آپ کی دل پسند نزولگاہ ہے کون ہے جو نہ کہے کہ اگر یہ قبضہ وقت ٹلا دو کا ارادہ ہے تو وہ روش اختیار کرو جو کبھی نا کام نہیں کیا ہے بیچارے کئی ہونے جا رہتے ہیں۔ دفتر بھی ہمراہ ہے وہ روز نامچے لکھتے ہیں مگر کسی کو محسوس نہیں ہوتا کہ کہاں ہیں اور کیا کرتے ہیں۔ یہ کیا کہ جب آئے تو اس طرح جیسے کوئی والا صاحب سرکاری دورہ پر تشریف لاتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ آنے والے میں شہر کی صفائی ہوتی ہے ان کے دورہ میں گھر گھر صفائی وہ تحفات کھاتے ہیں۔ یہ جان کھا لے جاتے ہیں۔ انکے میزبانوں کو خطاب ملتا ہے انکے میزبانوں کی کنج دنیا اور بغل جلتی اینٹ سے سینکی جاتی ہے۔ یہ جناب کا یہ حال ہے کہ مرے چوہوں کے نتھنوں میں گووڑ ٹھونس لیا ہے اور چوہوں کی جیبوں میں اس غرض سے ڈالے رہتے ہیں کہ یہ معالج اور حکیم جوٹ نہ کریں بیچارے اور لگتی کی عمر لگا کفن کے غلاف لپیٹ قبر کے غار کمیں میں ڈال دے۔

سرکار نے نیوان میں انکی سرکوبی فوج اور دوا کی گرفتاری کے لیے انتظام خاص کیا تھا مگر سب کی کچھ خبر نہیں ملتی۔ مولانا وزیر شاہ سنبھال کے گھر پہنچا کسی ایسا ہو کہ حضرت کسی کونے کھڑے پر بیٹھے ہوں۔ ایک بڑا کوٹھا سنتا ہے کہ کہیں جب طاعون کی ہوا چلتی تھی تو وہاں آیا ہوا تھا آگ پر خوب گرم کر کے گھر سے ٹوٹے مگر اس گرانی کو ہی کے مارنے غرض بچا اور رخصت ہوا۔

گر خدا نے چاہا تو انشاء اللہ ہم جناب کو اس جیب خان کی خوش خبری جلد ہی لکھیں گے۔ اصل یہ ہے کہ قصبات کی صحت و تعلیم کا حال کس مپرسی کی حالت میں ہے۔ کوئی پرسان حال نہیں کوئی دیکھ بھال نہیں۔ رعایا تمدن کی خبر نہیں لیتا خود یا شہری زندگی کو زندگی کہلانے کی کوشش ہے لیکن شہر کے علم رعایا دہقانی کو کسی چیز کی ضرورت نہیں جانتی کہ زندگی



تصویر سقوط و خفت

مصور (اودھ پنچ) "حضرت! واہ کیا خوب سکندری کھائی ہے۔ مہربان آپ کی خفت میرے سر آنکھوں پر - ذری ٹھہرئیے مین تصویر تو کھینچ لون"

مولانا پنچ کی نوٹ بک

لیڈر (الہ آباد) "ایک گروہ کی تعداد زیادہ ہے دوسرے کی کم قلیل پر کثیر کو غلبہ ہونا قبول بات ہے لہٰذا نظام حکومت کی اسکیم میں اعداد کی حکمت عملی پر چلنا دانشمندی ہے بجائے اس کے کہ اور جگہ نہیں کونسل میں اگر کوئی ہندو ممبر ہے تو مسلمان کو اُس پر اعتماد کرنا چاہیے"

پنچ: دوست۔ تمہاری سلامتی میں ہندوستان کے مابین اعتماد پیدا نہیں ہو سکتا کمی اور زیادتی واسطہ ثبوت دلیل ہے جب عقلاء دھمکی کے رادت خیال کرتے ہیں۔ اگر یہی راگ ہے تو کوئی ساز اسکا ساتھ نہ دے سکے گا۔ پھر اس بے وقت کی بھیرویں سے کیا فائدہ؟

معزز سیاست لاہور، اس خبر سے کچھ خوش نہیں ہے کہ چیمبر آف پرنسز (ایوان والیان ملک) نے شہزادہ میسوری کے یہاں تولد فرزند کی تقریب پر بادشاہ اور ملکہ کی خدمت میں مبارکباد کی تار بھیجنے کا رزولیوشن پاس کیا ہے اسکا خیال ہے کہ ایوان روسا کو ایسی سطحی اور بے نتیجہ تجاویز سے تجاوز کرنا اور اپنے ملکی اصلاحات کی جانب بھی متوجہ ہونا چاہیئے۔ اجی مولوی سیاست صاحب آپ تو نرے زاہد خشک معلوم ہوتے ہیں۔ بس انہیں باتوں نے لارڈ ریڈنگ کو قانون تحفظ والیان ملک پاس کرنے پر مجبور کر دیا۔ اے حضرت بچہ پیدا ہونے پر دھوم سے بچھی لیجانے یا گڑ کے بیچنے یا زچاخانہ گاتے یا

ہمیشہ دلبر سوجان مبارک باشد
زچا اور بچہ سلامت مبارک باشد

کی تانیں لیتے ہا ہا۔ بھلا یہ آپکی صورت اور اسکی صدا لگانے کے سوا اور یہاں کام ہی کیا ہے؟ خدا کے لیے چپ رہیے جس وقت کا قانون تحفظ والیان ملک کا کام ہم نے نشا ہے تو سمجھے تمام جلد کو مشغل میں بیوہ بولہ بیگا قانون تحفظ والیان ملک

اندوہائے اصلاحات اخلاقی و ملکی

ہر چیز کی قیمت بڑھ گئی

گلزار دبستان و فارسی کی تعلیمی کتاب میں ایک حکایت لکھی ہے کہ کسی شخص نے ایک شخص کو ایک جوتا مارا، مقدمہ قاضی تک پہونچا قاضی نے آٹھ آنہ جرمانہ کر دیا۔ مجرم کے پاس روپیہ کا خورد نہ تھا اُسنے یہ خیال کر کے ایک روپیہ کی دو پاپوشیاں پڑیں ایک پاپوش قاضی کے بھی حوالہ کی اور حساب سمجھا دیا کہ آٹھ آنے آپ لیجئے اور آٹھ آنے مستغیث کو عنایت کیجئے اب سنتے ہیں کہ چند روز ہوئے ایک وکیل صاحب سر عدالت کسی اشتعالی ملزم کے ہاتھ سے پٹ گئے۔ زیادہ نہیں صرف سو روپیہ جرمانہ اور شاید دو سال کی قید پاداش جرم پاپوش زنی مجرم پر حاکم نے حوالہ ملزم پاپوش کار فرمائی ضربوں کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہمارے لے کے دس تک کی روایت ہے۔ اہل اکانومی کا خیال ہے کہ روپیہ کی قیمت بہت گر گئی۔ سال خوردہ سمجھے لکھتے ہیں کہ ہمارے زمانہ میں یہ جنس اتنی گران نہ تھی تماشائیوں کا قول ہے کہ اگر مجرم گرفتار نہ ہو جاتا تو قاضی پر بھی حملہ کر دیتا۔ دوران سبھا کا ایک ممبر کہتا ہے کہ یہ سب گاندھی کی تعلیم کا اثر ہے۔ اہل ہند میں سے بعض افراد قائل ہیں کہ یہ انتقامی کارروائی ہے۔ ایکسٹرا اسسٹنٹ فریق نے مجرم کو مجرم ٹھہرایا تھا کہ مجسٹریٹ نے مجرم کو لمبی لمبی سزائیں دی تھیں لہٰذا ملزم حملہ کر کے وکیل حملہ درحقیقت مجسٹریٹ صاحب پر ہونے والا تھا۔ کٹہرے کے قفل اور چپراسیوں کی فوج نے مجرم کو روک لیا سے رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت۔ ایک سبب یہ بھی ہے کہ خلق اللہ سوکت خاتون رہی ہے مجرم کے پاس دوسرا اسکیم نہ ہوگا۔ بہرحال یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ ہماری رائے ہے کہ آئندہ وکلاء سرکاری خصوصاً فوجداری کے وکلاء ایک تھان بجائے پہلی جگہ بھی اپنے موکل سے لے لیا کریں تاکہ سر عام اور شغل میں قطعہ بعض نامعقول نامنجار بدکردار ملزم بلا کے بہت جگہ ہونے دیں، تاکہ ثانی حملہ کا احتمال جاتا رہے

داخل ہے ممکن ہے کہ اپنے ... سے اور سے بچاؤ کے پورے طریقوں سے منظم نا لقیہ ہے۔ اندریں حال ماسٹرجی جبری خندق ماما ہونے کے بجائے کا کام دے سکتا ہے۔ خدا سرکو سلامت رکھے۔

شریمتی پاربتی دیوی جیلخانے میں بیٹھی ہیں۔ ہمارے صوبہ کی گورنمنٹ نے سیاسی قیدی مردوں کو آزاد کر دیا مگر ایک عورت کو رہا کرتے کسر سمائی ہے شاید اسکا یہ خیال ہو کہ یہ نازک ذات ان عورتوں میں داخل ہے جو لکھتی ہیں "گیا اور کر دیا نہیں ہوتی تو کر دکھاتی" حالانکہ اگر یہ خیال ہے تو درست نہیں ہے جب مرد اسکا کچھ نہ بگاڑ سکے تو ایک عورت ذات کیا بنا لیگی۔ مناسب تو یہ تھا کہ اس قسم کی تنگ خیالی نہ ہوتی۔ اس بارے میں جو عذر کیا جائے از رو منطق اسپریل ... شریمتی کے قید کرنے کی حماقت ہی کیا کم ہے جو عذر گناہ کی دوسری حماقت کی جائے۔

معلوم ہوتا ہے کہ حیدرآباد کی اردو یونیورسٹی القاب کے معانی پر کچھ غور و خوض نہیں کرتی اور یوں ہی مشتبہ ہو جانے دیتی ہے۔ مثلاً الکال ہمارے صوبہ کے نامور وکیل مرزا سمیع اللہ بیگ چیف جسٹس حیدرآباد کو حضرت نظام نے "نواب مرزا یار جنگ بہادر" کا خطاب عطا فرمایا ہے اگر نام میں نہیں تو القاب و خطاب میں ضرور معانی کا لحاظ رکھتے یہ "... یار جنگ" کچھ عجب ترکیب کا لفظ ہے۔ اس کی اصلاح پر توجہ درکار ہے۔

کلکتہ کا مشہور "انگلش مین" ایک ... گروہ کی گرفتاری کی خبر دیتا ہے بات یہ ہے کہ بعض عیسائی فرقوں میں گناہ کا اقرار پادری کے سامنے کر لینے سے گناہ معاف ہو جاتا ہے مسلمان اس عقیدہ سے بیزار ہیں وہ کہتے ہیں گناہ کا بہترین علاج توبہ ... ہے۔ خدا عالم الغیب ہے کسی کے سامنے اقرار گناہ ضروری ... کسی ...

گواہ بنایا جائے تو عمل کا مقتضا قبول شہادت ہے۔ الغرض شہر پیرس کے ایک پادری نے جہاں نسوانی حسن کی کمی نہیں، اقرار گناہ کو آلۂ استحصال زر قرار دیا اور کئی ہزار عورتوں سے اُجرت رانداری مقرر کرالی۔

ہندوستان میں ایک مثل مشہور ہے ؎

ڈرتی کی ڈنگیں بنیئی کھائے
پگھر رہے کہ جائے

ایک بنیئی نے خست کر دخل دیا اور مشاہرہ مقررہ کی ادائی میں ٹال مٹول کی پادری نے افشائے راز کی دھمکی دی اُس نے جھڑی جائے پڑی نہ جائے پر عمل کیا اور کہا کہ سوری نوبت ہو پولیس رسیدہ پادری صاحب ایسی عورتوں کے اسرار بطور نامہ عمل ایک یادداشت پر لکھ لیا کرتے تھے وہ کتاب بھی پولیس کے ہاتھ لگی ہے۔ ہزاروں گناہگار عورتیں اپنے راز کا بھانڈا پھوٹنے پر مضطرب ہیں۔ کوشش کر رہی ہیں کہ پادری کی جگہ پولیس ہے ۔ اس بات حرف ہے دونوں میں مشترک ہے۔

برطانیہ کے بھولے پن کو دیکھیے آپ سمجھتی ہیں کہ آئرش باغیوں کو عام معافی اور اپنی شرط کی سلطنت دست بردار ہو جائیں، وہ یہی چاہتی ہے شاید اس چال میں بغاوت کے اوزار حوالہ کر دیں۔ مگر یہ نرا بھولا پن ہے۔ نرا اسٹیٹ سانحہ برطانیہ کا پہنچنا بہت مشکل ہے۔ قتل و غارت کا بازار گرم ہے۔

بحوالہ جناب جمہوریہ ڈاکٹر رضا صاحب فرماتے ہیں کہ ہمارے پیش کردہ شرائط کے مطابق سلطنت ترکی کو بہیں خود مختارانہ محفوظ آزادی ملی ہے کہ ترکوں سے کبھی خواب میں بھی نہ دیکھی ہوگی۔ اگر لاٹ صاحب کا یہ قول صحیح ہے تو ہم کہیں گے کہ حضرت آپ نے اپنے ملک اور اپنی قوم کے ساتھ نمک حرامی کی کیا سنئے کہ ترکوں کو آزاد اور خود مختار دیکھنا ہرگز آپ کی قوم کے واسطے خوشگوار نہیں ہے معلوم ہوتا ہے کہ ملا جی جناب لاٹ صاحب سے کچھ زیادہ ناراض ہیں۔

خواہ سمرنا میں بحری سرنگیں لگائی جائیں، یا اتحادیوں کے جنگی جہاز چل پڑیں مگر کوئی بڑی لڑائی سر دست نہ ہوگی۔ سکھو بیٹے تانے جائیں گے پیٹے پیٹے ڈالے جائیں گے۔ بستیں چرمیں کی تنیں ہوں گی۔ اور اسکے بعد کیا ہوگا؟ ابھی وہی باودی۔ آ ایک کانفرنس اور ہو جائے۔ مسلم لیگ بے چاری اب بھائیوں پر رحم کرو۔ بے تمہارے دخل دیے یہ جھگڑا بکھیڑا موقوف نہ ہوگا۔ سر ا یونان تو پیچھے برطانیہ ایک دفعہ اسکے طفیل چندیا گنجی کر چکا ایک آدھ بیت ہمدردی برطانیہ اور سہی ؎

سو جوتوں سے کم رتبۂ عالی نہیں ہوتا
عزت وہ خزانہ ہے کہ خالی نہیں ہوتا

منظر تنقید

روزنامہ الکمال کلکتہ

جرنلزم کے تمام ضروریات کا مکمل مجموعہ ہے۔ بیانیہ وقت شائع ہوتا ہے۔ مشہور اخبار نویس مسٹر نذیر احمد علیگ اس کے ایڈیٹر ہیں۔ دُنیا نہیں دیکھتی ہے۔ نمبر ۱۰ لور چیت پور روڈ کلکتہ کے پتہ سے طلب کیجیے دس روپیہ سالانہ قیمت ہے۔

گرشتہ میرٹھ

جب سے اخبار مطلع ہند بند ہوا میرٹھ سے کوئی اچھا پرچہ نہیں نکلا تھا۔ امید ہے کہ یہ پرچہ اس کمی کو پورا کر دے گا۔ نمونہ طلب کیجیے۔

خالدہ خانم

قرون اولیٰ میں ایک دلیر نام خالد بن ولید پیدا ہوا تھا جس نے فتوحات اسلام کو اپنے دست و بازو سے مدد دی تھی۔ مورخین اسلام اس بزرگ کو سیف اللہ کے لقب سے ملقب کرتے ہیں۔ مگر نئے ادوال ایک خاتون خالدہ ادیب خانم نے مسلمانوں کی ایسے آڑے وقت میں نصرت کی ہے جبکہ ناؤ ڈوب رہی تھی۔ الغرض کشتی اسلام خالدہ خانم نے بیڑے پار کر دیا۔ ابھی یہ عالم فاضل ہستی بفضل خدا صحیح و توانا موجود ہے بزرگی جس سے سربلند ہے وہ آپ کو ایک کتاب میں ملے گا۔ جسے حافظ محمد عالم صاحب نے تالیف کیا اور دفتر عالم بک ایجنسی بازار سید مٹھا لاہور نے شائع کیا ہے قیمت ۸/

ہندوستان لاہور

تین نمبر اس ہفتہ وار پرچہ کے موصول ہوئے۔ صورت شکل حجم ہمالہ لاہور سے بالکل ملتا ہے لیکن ہمالہ کی پالیسی اور اسکی پالیسی میں کسی قدر فرق ہے۔ قومی ضروریات اور نفاق کی خرابیوں سے "ہندوستان" بہ نسبت "ہمالہ" کے زیادہ واقف کار معلوم ہوتا ہے۔ قیمت بہت کم رکھی گئی ہے چھ روپے سالانہ ہے۔

ایک کیلنڈر

جیسی شمس العلماء مرحوم مولانا محمد حسین آزاد کا فوٹو ہے موصول ہوا۔ یہ شخص ان مشاہیر اہل قلم کی فہرست میں ہے جو اپنے طرز تحریر میں بے مثل تھے کاغذ لکھائی چھپائی نہایت نفیس اور خوبصورت کیلنڈر مفت ہے۔ مگر محصول ڈاک کے لیے ۲ر آغا محمد طاہر آنریری ٹکٹ ڈپو اکبری منڈی لاہور کی خدمت میں روانہ کر کے منگا لیجیے۔

ایک بڑھیا تھی اور ایک اسکا لڑکا تھا دونوں کا مجموعی کرتا تھا کہ ہم دونوں میں سے ایک ہر حال بچا رہتا ہے مثلاً ابر آیا تو ایک کہتا ہے پانی برسیگا دوسرا کہتا ہے ہرگز نہیں۔ غرض دونوں میں سے ایک کا کہنا ضرور ہوتا ہے۔ ابھی دیکھنا ہے کہ یورپ کے سیاسی نجومی گروہ میں سے کس گروہ کا قول کرسی نشین ہوتا ہے جنگ ہوگی یا نہیں؟ عطا ہلا انقیا میں کہا جاتا ہے کہ عصمت پاشا نے مسئلہ عراق ترکوں کا منظور کر لیا اور یہ بھی مشہور ہے کہ عصمت پاشا نے نہیں بلکہ وزیر مبارز نے عصمت پاشا کے شرائط پر صاد کیا۔ بہرحال ہے یا دونوں ہے۔ انہیں سے کوئی ضرور سچا ہے۔



ہندوستان کی سب سے زیادہ مجرب بے نظیر کارآمد اور مشہور دوا

سرمہ اکسیر چشم

ناظرین!

اگر آپ اپنی آنکھوں کو ستاروں کی مانند روشن کرنا چاہتے ہیں؟
اگر آپ دنیا کی سیر سے زندگی کا لطف اٹھانا چاہتے ہیں
اگر آپ اپنی بینائی ہمیشہ کے لئے قائم رکھنا چاہتے ہیں
اگر آپ نہایت باریک [illegible] لکھنے پڑھنے کا کام کرنا چاہتے ہیں
اگر آپ اپنی آنکھوں کو تمام امراض سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔

تو

صرف سرمہ اکسیر چشم استعمال کیجئے

کیونکہ

سرمہ اکسیر چشم [illegible]

- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]

[illegible]

[illegible]

ملنے کا پتہ

منیجر دواخانہ فدائے علم حکیم راج نرائن دہلی

یہ موقع ہاتھ سے نہ دیجئے

اگر آپ حسن فصاحت اور لطف تغزل کے قدردان ہیں اگر آپ کو جذبش کی چستی اور زبان کی صفائی پسند ہے اگر آپ جذبات نگاری اور معاملہ بندی کے شائق ہیں تو ان تمام خوبیوں کو ایک جگہ دیکھنے کے لیے دیوان قمر موسوم بہ مصحف جذبات خرید کیجئے [illegible] سائز خوشنما جلد عمدہ لکھائی چھپائی سے آراستہ قیمت فی نسخہ مجلد عمہ علاوہ محصولڈاک

منیجر بزم سخن بدایوں محلہ سید باڑہ سے طلب کیجئے

غریبوں کا آسرا

[illegible]

ملنے کا پتہ:- [illegible]

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) مجلدات [illegible] کی چند ہی جلدیں جمع ہیں [illegible] تعین جلد طلب فرمائیں قیمت فی جلد عمہ محصولڈاک [illegible] (۲) ان نمبروں میں انشاپردازی کی بہترین نمونے موجود ہیں ظرافت [illegible] کو خواہ طلب کرنا چاہتے فی جلد عمہ علاوہ محصولڈاک

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شرائط اجنسی

(۱) [illegible] نقد [illegible] کرنا ہوگا۔

(۲) [illegible] موقوف کر دی جائے گی۔

(۳) [illegible] قبول نہ کی جائے گی۔

(۴) [illegible] کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

نرخنامہ اشتہارات اخبار اودھ پنچ لکھنؤ (ہفتگی)

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مندرجہ بالا نرخنامہ رعایتی ہے اب کوئی رعایت کی گنجائش نہیں ہے۔ روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ اتفاقی اشتہارات کے لیے [illegible] فی سطر [illegible] کالم کے سرکاری اشتہار کے لیے [illegible] روپیہ [illegible] فی اشاعت۔

منیجر

[illegible] المطابع پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ میں باہتمام حکیم ممتاز حسین مالک و ایڈیٹر طبع ہو کر شائع ہوا۔